موضوع الخطبة : **مقتضيات الإيمان باليوم الآخر – جزء 5**

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے–قسط ۵

(جہنم کی صفت)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، (دین میں) ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے ذہن ودل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، جان رکھو کہ اللہ تعالی اپنی شریعت سازی میں، اپنی تقدیر میں اور جزاوسزا میں بڑا باحکمت ہے اور اللہ تعالی کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اس مخلوق کے لیے ایک میعادمقرر فرمایا ہے جس میں انہیں ان اعمال کا بدلہ دے گا جن کا انہیں اپنے رسولوں کی زبانی مکلف کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾.

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔

اے مومنو! گزشتہ دو خطبات میں آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے سے متعلق گفتگو کی گئی، جو کہ یہ ہیں: صور میں پھونک مارنا، قیامت کے بڑی نشانیاں، مخلوقات کا دوبارہ اٹھایا جانا، لوگوں کو میدان محشر میں جمع کرنا، جزاوسزا اور حساب وکتاب اور جنت کی نعمت، آج ہم ان شاء اللہ جہنم کی صفت وکیفیت کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

۱- اللہ کے بندو! آخرت کے دن پر ایمان لانے میں **جنت اور جہنم** پر اور اس بات پر ایمان لانا داخل ہے کہ یہ دونوں مخلوق کا ابدی ٹھکانہ ہیں، چنانچہ جنت نعمت کا گھر ہے جسے اللہ نے مومن ومتقی بندوں کے لئے تیار کیا ہے، اور جہنم عذاب کا گھر جسے اللہ تعالی نے دوقسم کے لوگوں کے لئے تیار کیا ہے: کافر اور وہ مومن جو کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔

۲- اے مومنو! جہنم میں جانے والے مومنوں کو عذاب دینے میں **اللہ کی حکمت** یہ ہے کہ انہیں گناہوں سے پاک وصاف کیا جاسکے، اس کے بعد اللہ تعالی انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، کیوں کہ جنت پاک مقام ہے، اس لئے وہاں صرف پاک وصاف نفوس ہی داخل ہوں گے، اور گناہ غلاظت وناپاکی سے عبارت ہے، اس لئے پہلے ان گناہوں سے پاک وصاف کرنا واجب ہے، یہ اللہ پاک کی حکمت ہے، لیکن اللہ تعالی کبیرہ گناہوں کے مرتکب موحد بندوں کو معاف کرکے انہیں بغیر کسی عذاب کے بھی جنت میں داخل کرسکتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إن الله لا يغفر أن يُشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء﴾

ترجمہ: یقینا اللہ تعالی اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی جسے بخش دے، تو یہ اس کا فضل ہے، اور جسے عذاب سے دوچار کرے، تو یہ اس کا عدل ہے، رہی بات کافر کی تو اسے عذاب میں مبتلا کرنے میں اللہ کی حکمت یہ ہے کہ اسے ذلیل وخوار کیا جائے، اس سزا سے اس کی پاکی وطہارت مقصود نہیں، کیوں کہ خباثت اس کے باطن میں جڑ جما چکی ہوتی ہے، جو آگ سے بھی دور نہیں ہوگی، اس لئے وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں ہی رہے گا، اللہ کی پناہ[1]۔

۳- جہنم میں مختلف قسم کا عذاب اور سزا ہوگی، جو ہمارے خیال وتصور میں بھی نہیں آسکتی، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاء كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءتْ مُرْتَفَقًا﴾

ترجمہ: ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔

نیز اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا * خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا * يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا﴾.

ترجمہ: اللہ تعالی نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

---

(1) دیکھیں: "أضواء البيان" میں سورۃ الجاثیۃ کی اس آیت کی تفسیر: ﴿ولهم عذاب مهين﴾، آیت: 9 .

۴-معلوم ہوا کہ کافر ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں رہیں گے، لیکن گناہ گار مومنوں کو-اگر اللہ نے معاف نہیں کیا-تو ایک متعینہ مدت تک اس میں عذاب چکھیں گے، اپنے کئے ہوئے گناہوں کے بقدر عذاب سے دوچار ہوں گے، جیسے زبان کے گناہ، یا شرمگاہ کے گناہ، یا رشتہ داروں سے بے تعلقی، یا حرام (گانے اور باتیں) سننا، یا حرام چیز کی طرف دیکھنا، یا حرام مال کھانا وغیرہ، البتہ سجدہ کے مقامات کو آگ نہیں چھو سکے گی، اس سے نماز کا مقام و مرتبہ ظاہر ہوتا ہے، ان میں سے کسی کے ٹخنے تک آگ پہنچے گی تو کسی کے گھٹنے تک، کسی کی کمر تک پہنچے گی ، جہاں ازار باندھا جاتا ہے، اور ان میں سے کسی کی ہنسلی کی ہڈی تک [1]۔اس سے مراد وہ ہڈی ہے جو حلق اور گردن کے بیچ میں ہوتی ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شدت وخفت کے اعتبار سے ان کا عذاب مختلف ہوگا، چنانچہ جب وہ اپنی سزا کاٹ لیں گے تو انہیں جہنم سے نکال لیا جائے جبکہ وہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے، اس کے بعد انہیں جنت کے ابتدائی حصہ میں واقع ایک نہر میں ڈالا جائے گا، جسے آب حیات کہا جاتا ہے، چنانچہ وہ ایسے نمو پائیں گے جیسے قدرتی بیج پانی کے بہاؤ میں اگتا ہے[2]۔جب گناہ گار مومن اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو جائیں گے تب انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

۵-جہنم کی بناوٹ بہت بڑی ہے، اس کا منظر بہت ہولناک اور اس کی جھلس بہت سخت ہے، اس کی بناوٹ کے بڑے ہونے کی دلیل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں: اس دن جہنم کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس میں ستر ہزار لگام لگی ہوگی، ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر گھسیٹ رہے ہوں گے[3]۔

٦-اس کا منظر خوفناک ہوگا، یہ اللہ تعالی کے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے: ﴿إنها ترمي بشرر كالقصر﴾

ترجمہ: یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے جو مثل محل کے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جہنم کی چنگاریاں اپنے حجم میں محل کی مانند ہے، (آیت میں وارد لفظِ) قصر، قصرۃ کی جمع ہے، جس کے معنی درخت کی جڑ کے ہوتے ہیں[4]، چنانچہ جہنم سے اڑنے والی چنگاریاں درخت کی جڑوں کی مانند ہوں گی، ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

---

(1) اسے مسلم (۲۸۴۵) نے سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(2) دیکھیں: صحیح البخاری (۷۴۳۷، ۷۴۳۹) اور صحیح مسلم (۱۸۲) بہ روایت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

(3) دیکھیں: صحیح مسلم (۲۷۲۴)، یہ قول مرفوع حدیث کے حکم میں ہے، جیسا کہ حدیث کا علم رکھنے والے اس سے واقف ہیں۔

(4) دیکھیں: تفسیر ابن جریر طبری میں مذکورہ آیت کی تفسیر

۷-اس کی جھلس کی حدت وشدت کی دلیل نبی ﷺ کی یہ حدیث ہے: "تمہاری دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا ستّرواں (۷۰) حصہ ہے، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ دنیا کی آگ ہی کافی تھی۔ آپ نے فرمایا: وہ آگ اس پر انہتر (۶۹) حصے زیادہ کر دی گئی ہے اور اس کا ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر گرم ہے"[1]۔

۸-اے مسلمانو! جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سے ہر ایک دروازے کے لئے لوگوں کا ایک خاص اور معلوم حصہ بٹا ہوا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وإن جهنم لموعدهم أجمعين * لها سبعة أبواب لكل باب منهم جزء مقسوم﴾.

ترجمہ: یقیناً ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے جس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان کا حصہ بٹا ہوا ہے۔

۹-جہنمیوں کے کھانے بھی ان کے درجات کے اعتبار سے الگ الگ ہوں گے، کیوں کہ جہنمیوں کا عذاب ان کے گناہوں کے اعتبار سے کمیت اور کیفیت میں ایک دوسرے سے مختلف ہوگا، کچھ جہنمیوں کا کھانا پیپ ہوگا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ولا طعام إلا من غسلين﴾

ترجمہ: اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے۔

غسلین سے مراد جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والا پیپ ہے۔

کچھ جہنمی ایسے ہوں گے جن کا کھانا کانٹے دار درخت ہوں گے، یعنی خشک کانٹے دار پودے ہوں گے، فرمان باری تعالی ہے: ﴿ليس لهم طعام إلا من ضريع﴾.

ترجمہ: ان کے لئے سوائے کانٹے دار درختوں کے اور کچھ کھانے کو نہ ہوگا۔

کچھ جہنمیوں کا کھانا تھوہر کا درخت ہوگا، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿إن شجرة الزقوم * طعام الأثيم * كالمهل يغلي في البطون * كغلي الحميم﴾[2]

ترجمہ: بے شک زقوم (تھوہر) کا درخت گناہ گار کا کھانا ہے، جو مثل تلچھٹ کے ہے اور پیٹ میں کھولتا رہتا ہے، مثل تیز گرم پانی کے۔

---

(1) اسے بخاری (۳۲۶۵) اور مسلم (۲۸۴۳) نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ بخاری کے روایت کردہ ہیں۔

(2) دیکھیں: «دفع إيهام الاضطراب عن آيات الكتاب»، سورۃ الحاقۃ میں اس آیت کی تفسیر: ﴿ولا طعام إلا من غسلين﴾.

زقوم وہ درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے، اور دیکھنے اور کھانے میں بہت ناگوار ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿أذلك خير نزلا أم شجرة الزقوم * إنا جعلناها فتنة للظالمين * إنها شجرة تخرج في أصل الجحيم * طلعها كأنه رؤوس الشياطين * فإنهم لآكلون منها فمالئون منها البطون﴾.

ترجمہ: کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا سینڈھ (زقوم) کا درخت؟ جسے ہم نے ظالموں کے لئے سخت آزمائش بنا رکھا ہے۔ بے شک وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے، جس کے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں، (جہنمی) اسی درخت سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔

۱۰- جہاں تک جہنمیوں کے مشروب کی بات ہے تو انہیں گرم پانی پلایا جائے گا اور ان کے سروں پر بہایا جائے گا، اس کے ذریعہ انہیں جسم کے ظاہری حصے کو بھی عذاب دیا جائے گا اور شکم کے باطنی حصے کو بھی، جس سے ان کی کھالیں گل جائیں گی اور آنتیں کٹ جائیں گی، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿فالذين كفروا قطعت لهم ثياب من نار يُصب من فوق رؤوسهم الحميم * يُصهر به ما في بطونهم والجلود﴾

ترجمہ: کافروں کے لئے تو آگ کے کپڑے بیونت کر کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا۔ جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائیں گی۔

نیز فرمان باری تعالی ہے: ﴿وسُقوا ماء حميما فقطع أمعاءهم﴾.

ترجمہ: انہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

جہنمیوں کے عذاب کے لئے مشروبات کی اور بھی قسمیں ہوں گی جن کی طرف اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں اشارہ کیا ہے: ﴿هذا فليذوقوه حميم وغسّاق * وآخر من شكله أزواج﴾

ترجمہ: یہ ہے، پس اسے چکھیں، گرم پانی اور پیپ۔ اس کے علاوہ اور طرح طرح کے عذاب۔

غسّاق کے معنی ہیں: جہنمیوں کی کھالوں سے بہنے والی پیپ۔

۱۱- قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا، وہ تین قسم کے لوگ یہ ہیں: فرعون اور اس کے پیروکار، بنو اسرائیل میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، اور منافقین، اس کی دلیل حق تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿ويوم تقوم الساعة أدخلوا آل فرعون أشد العذاب﴾

ترجمہ: جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔

نیز اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا:﴿فمن يكفر بعد منكم فإني أعذبه عذابا لا أعذبه أحدا من العالمين﴾

ترجمہ: پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔

اور اللہ تعالی نے منافقوں کے تعلق سے فرمایا: ﴿إن المنافقين في الدَّرْك الأسفل من النار﴾.

ترجمہ: منافق تو یقینا جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے۔

۱۲- قیامت کے دن سب سے ہلکے (اور کم) عذاب والا وہ شخص ہو گا جس کے پاؤں تلے دو انگارے رکھے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا(1)۔

۱۳- تمام کے تمام لوگ جہنم سے گزریں گے، خواہ وہ مومن ہوں یا کافر، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وإن منكم إلا واردها كان على ربك حتما مقضيا﴾

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی، فیصل شدہ امر ہے۔

لیکن جن مومنوں کو اللہ تعالی نجات دینا چاہے گا، انہیں آگ چھو بھی نہیں سکے گی، بلکہ وہ اس کے اوپر (پُل) صراط سے گزر جائیں گے اور آگ انہیں نہیں چھو سکے گی، لیکن اللہ تعالی جسے عذاب سے دوچار کرنا چاہے گا، خواہ وہ گناہ گار مومن ہو، یا کافر، تو پل صراط سے لگے ہوئے آنکڑے (کانٹے دار کیل) اسے اچک لیں گے اور جہنم میں ڈال دیں گے، لیکن مومنوں کو ان کے گناہوں کے بقدر ہی جہنم کی سزا دی جائے گی، اس کے بعد انہیں وہاں سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، البتہ کافروں کو ہمیشہ ہمیش جہنم میں ہی رہنا ہو گا، مذکورہ آیت کے اخیر میں اللہ تعالی کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿ثم ننجي الذين اتقوا ونذر الظالمين فيها جِثيا﴾

ترجمہ: پھر ہم پرہیز گاروں کو تو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے(2)۔

---

(1) اسے بخاری (۶۵۶۱) اور مسلم (۲۱۳) نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے۔

(2) فائدہ کے لئے ملاحظہ کریں: سورۃ مریم کی سابقہ آیت کی تفسیر میں شنقیطی رحمہ اللہ کا قول۔

آیت میں وارد جِـثیا کے معنی ہیں: گھٹنوں کے بل گرنا، جو کہ بیٹھنے کی سب سے بری کیفیت ہے، کیوں کہ انسان گھٹنوں کے بل اسی وقت بیٹھتا ہے جب اسے کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے[1]۔

۱۴- جہنمیوں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کر لایا جائے گا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ونسوق المجرمين إلى جهنم وِردا﴾

ترجمہ: گناہ گاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کرلے جائیں گے۔

آیت میں وارد لفظِ وِرد کے اصل معنی ہیں: پانی کے پاس آنا، چونکہ پانی کے پاس آدمی پیاس کی وجہ سے ہی آتا ہے، اس لئے یہاں پیاسی جماعت پر لفظ وِرد ہی کا اطلاق کیا گیا ہے۔

۱۵- اس دن جہنمیوں کی کچھ علامتیں ہوں گی جن سے فرشتے انہیں پہچان لیں گے، جب انہیں پہچان لیں گے تو انہیں ان کی پیشانیوں اور قدموں سمیت پکڑ کر پوری قوت اور سختی کے ساتھ جہنم میں پھینک دیں گے، اللہ کی پناہ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿يُعرف المجرِمون بسيماهم فيؤخذُ بالنواصي والأقدام﴾

ترجمہ: گناہ گار صرف حلیہ سے ہی پہچان لیے جائیں گے اور ان کی پیشانیوں کے بال اور قدم پکڑ لیے جائیں گے۔

نیز فرمایا: ﴿يوم يُدَعُّون إلى نار جهنم دعًّا﴾

ترجمہ: جس دن وہ دھکے دے دے کر آتش جہنم کی طرف لائے جائیں گے۔

يُدَعُّون کے معنی ہیں: پوری قوت اور بے رحمی کے ساتھ انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

۱۶- جہنمیوں کو ایک عذاب یہ بھی دیا جائے گا کہ انہیں منھ کے بل آگ میں گھسیٹا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿يوم يُسحبون في النار على وجوههم ذوقوا مسَّ سقر﴾.

ترجمہ: جس دن وہ منھ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔

جہنمیوں کا ایک عذاب یہ بھی ہوگا کہ انہیں آگ کا لباس پہنایا جائے گا، جیسا کہ اس آیت میں اس کا ذکر آیا ہے: ﴿فالذين كفروا قطعت لهم ثياب من نار﴾

ترجمہ: کافروں کے لئے تو آگ کے کپڑے بیونت کر کاٹے جائیں گے۔

---

(1) دیکھیں: تفسیر ابن جریر میں مذکورہ آیت کی تفسیر۔

نیز انہیں پیتل کا لباس آگ میں لپٹا کر پہنایا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿سرابيلهم من قَطِران﴾

ترجمہ: ان کے لباس گندھک کے ہوں گے۔

سرابیل کے معنی ہوتے ہیں: قمیص، قَطران سے مراد آگ میں پگھلایا ہوا پیتل ہے۔

جہنمیوں کو ایک عذاب یہ بھی دیا جائے گا کہ انہیں لوہے کی ہتھوڑے سے مارا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ولهم مقامع من حديد﴾

ترجمہ: اور ان کی سزا کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔

مقامع، مقمعۃ کی جمع ہے، جو بھالا کی طرح لوہے کا ایک ہتھیار ہے جس سے ہاتھی کے سر پر مارا جاتا ہے، آیت میں اس سے مراد لوہے کا بڑا ہتھوڑا ہے، جس سے جہنم کے داروغے جہنمیوں کو ماریں گے۔ اللہ کی پناہ۔

۱۷- جہنم (کی آگ) -اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے- دیکھتی اور غصہ سے بھرتی ہے، دھاڑتی اور چنگھاڑتی ہے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿إذا رأتهم من مكان بعيد سمعوا لها **تغيظا** وزفيرا﴾

ترجمہ: جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی تو یہ اس کا غصے سے **بپھرنا اور دھاڑنا سنیں گے۔**

یعنی جہنم کی آگ جب کافروں کو حشر کے میدان میں دیکھے گی تو وہ اس کے بھرنے کی آواز سنیں گے، یعنی اس کے کھولنے کی آواز، نیز وہ اس کی دھاڑنے اور چنگھاڑنے کی آواز سنیں گے، یہ دو مشہور آوازیں ہیں، لیکن ان کی کیفیت کو اللہ تعالی ہی جانتا ہے، فرمان باری تعالی ہے: إذا ألقوا فيها سمعوا لها **شهيقا** وهي تفور * تكاد تميز من الغيظ)

ترجمہ: جب اس میں یہ ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑے زور کی آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہو گی۔ قریب ہے کہ (ابھی) غصے کے مارے پھٹ جائے۔

یعنی قریب ہو گا کہ وہ غصہ سے پھٹ پڑے، اللہ کی پناہ۔

۱۸- جہنم کی آگ بھڑکتی اور بجھتی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿كلما خَبت زدناهم سعيرا﴾.

ترجمہ: جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، یقیناوہ خوب معاف کرنے والا بڑامہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد:

۱۹- آپ پر اللہ رحم فرمائے! اللہ تبارک وتعالی نے یہ وعدہ کیاہے کہ جہنم کو پُر کردے گا، فرمان الہی ہے: ﴿ولكن حق القول مني لأملأن جهنم من الجنة والناس أجمعين﴾.

ترجمہ: لیکن میری یہ بات بالکل حق ہوچکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کردوں گا۔

۲۰- اللہ کے بندو! جہنم ایک مخلوق ہے (جو ابھی بھی موجود ہے) ، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: ﴿واتقوا النار التي أُعدَّت للكافرين﴾

ترجمہ: اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اس آیت میں جو موضعِ شاہد ہے وہ: ﴿أعدت﴾ ہے۔ (یعنی تیار کی گئی ہے)

حدیث سے اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے عمرو بن لحی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے دین ابراہیمی میں تبدیلی کی اور جزیرہ عرب میں بت پرستی کو رواج دیا[1]۔

اور ایک عورت کو آپ نے ایک بلی کے باعث جہنم کی سزا میں مبتلا دیکھا، جسے اس نے باندھ رکھا تھا، اسے کھلایا پلایا نہیں، اور اس کو چھوڑا بھی نہیں کہ زمین کیڑے مکوڑے کھالیتی[2]۔

---

(1) دیکھیں: ابوہریرۃ کی حدیث جسے بخاری (۳۵۲۱) اور مسلم (۲۸۵۶) نے روایت کیاہے۔

(2) دیکھیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث جسے بخاری (۲۳۶۵) اور مسلم (۲۲۴۲) نے روایت کیاہے۔

اے اللہ کے بندو! یہ بیس امور جن کا تذکرہ ہوا، وہ جہنم اور جہنمیوں کے اوصاف پر ایمان لانے سے متعلق ہیں، ہر مومن کو چاہئے کہ ان سے واقف رہے، تاکہ اس کے ذہن میں جہنم کی یاد ہمیشہ تازہ رہے، انجام کار وہ عملِ صالح کے لئے آمادہ کار ہو اور گناہوں، بے راہ روی اور سستی و کاہلی سے دامن کش رہے۔

- اے اللہ! ہم عذاب قبر سے اور عذاب جہنم سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔
- اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
- اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔
- اللهم صل وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com